علاقہ قفقاز

از جناب منشی عبدالقدیر صاحب دہلوی

یہ کوہِ قاف کا علاقہ ہے انگریزی میں اسے کاکیشیا (Caucasia.) یا کاکیشس (Caucasus.) کہتے ہیں۔ اس علاقہ کے تقریباً بیچ میں سے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سلسلہ کوہِ قاف گزرتا ہے یا یوں کہئے کہ کوہ قاف اس علاقہ کو تقریباً دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ جنوبی حصے کو ماورائے قاف (Transcaucasia.) کہتے ہیں اور شمالی کو (Ciscaucasia..) کہتے ہیں علاقہ قفقاز دراصل یوریشیا کا وہ حصہ ہے جو بحیرہ خزر اور بحیرہ اسود کے درمیان واقع ہے۔ شمال کا حصہ یورپی روس کا جنوبی قطعہ زمین ہے اور جنوب کا حصہ ایشیا کا جزو ہے اور کوہ قاف یورپ اور ایشیا کے مابین ایک بلند حد فاصل ہے۔ ماورائے قاف مثلث شکل ہے اور شمالی حصہ ایسا مستطیل ہے جس کے زاویے اور اضلاع غیر مساوی ہیں۔ شمالی حصے میں خالص یورپی روس کے دو صوبے ہیں اور ماورائے قاف میں اریوان، جارجیا اور آذربائیجان تین گزشتہ جنگ عظیم کی پیدا کردہ جمہوریتیں ہیں جو دراصل سوویٹ روس ہی سے متعلق ہیں۔

اصل مضمون سے پہلے ذرا روس کو سمجھ لیجئے۔ زار کے زمانہ میں یعنی ۱۹۱۷ء کے انقلاب سے پہلے روس کی سلطنت دنیا کی جملہ سلطنتوں سے ہر لحاظ سے وسیع تر تھی۔ اس کا رقبہ ۸۵ لاکھ مربع میل تھا اور آبادی ۱۵ کروڑ نفوس تھی جو ایشیا اور یورپ میں اتنی دور تک پھیلی ہوئی تھی کہ اس کا ساحل دنیا بھر کے گھیرے کا نصف ہے اور عرض خط استوا اور شمالی قطب کے درمیانی فاصلہ کا ایک ثلث تھا۔ یعنی طول پانچ ہزار میل اور زیادہ سے زیادہ دو ہزار میل عرض تھا۔ اُس وقت یورپی روس کل روس کا ایک چوتھائی اور

آبادی میں ۵/۹ تھا۔

جنگِ عظیم میں اپنی قوت کا بڑا حصہ جرمنی نے روس کے خلاف صرف کردیا نتیجہ یہ ہوا کہ روس نے ۱۹۱۷ء میں ہتھیار ڈال دیئے اور انقلاب برپا ہوگیا۔ انقلاب سے پہلے روس کے سترہ لاکھ سپاہی مارے گئے اور ناکارہ ہوئے۔ ۱۹۱۸ء میں یکے بعد دیگرے محوریوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ پیرس میں صلح کانفرنس ہوئی اور بہت سی نئی نئی حکومتیں قائم ہوئیں۔

۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۰ء تک روس کے بھی ادہر ادہر سے کچھ کچھ حصے کٹ کر فن لینڈ۔ لتھونیا۔ لٹویا۔ استھونیا بسرابیا۔ پولینڈ اور جارجیا علیحدہ ہوگئے۔ بسرابیا کا الحاق رومانیہ سے ہوگیا اور باقی چھوٹی چھوٹی جمہورتیں قائم ہوگئیں۔ اس حساب سے یورپی روس زار کے وقت کے روس سے رقبہ میں ایک چوتھائی اور آبادی میں ایک ثلث کم رہ گیا تاہم روس میں بالشویک جمہوریت بنی جس میں مزدور، کسان اور سپاہیوں کے نمایندے شامل ہیں اور اب وہاں ایک سرے سے دوسرے سرے تک مساوات کا قانون رائج ہے۔

موجودہ جنگ میں روس کو جرمنی سے مقابلہ کرتے ہوئے تقریباً سوا سال ہونے کو آیا مگر جرمنی کو وہ بات حاصل نہیں ہوئی جو اسے دیگر ممالک میں ہوچکی ہے اگرچہ روس بلحاظ رقبہ اندازاً ۱/۸ حصہ رقبہ میں اور آدھا حصہ آبادی میں سے کھوچکا ہے بلکہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ صنعت و حرفت اور ہر قسم کی پیداوار میں سے ۱/۳ کے قریب ضائع کرچکا ہے۔ مضمون لکھنے کے وقت تک اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کی پیشقدمی میں تیزی پیدا ہوگئی ہے اور اس کی خواہش ہے کہ استراخان تک پہنچکر روس کو قفقاز سے نہ صرف جدا کردے بلکہ باطوم کی طرف بڑھکر باکو تک کے تیل کے چشموں پر بھی قبضہ کرلے۔ گو حالت خراب ہے مگر روسی وطن کی محبت میں چپہ چپہ پر سر دھڑ کی بازی لگائے چلے جارہے ہیں۔ اس وقت روس میں دو ہزار میل سے زیادہ لمبا محاذ ہے مگر سرگرمی قفقاز کی سمت ہی ہے۔ اس علاقہ قفقاز کی شمالی سرحد ایسک (بحیرہ ازاف) سے جھیل مانک اور وہاں سے گیک کا یا (بحیرہ خزر) تک ہے اور جنوب میں ترکی و ایران سے حدود ملتی ہیں۔ شمالی علاقہ

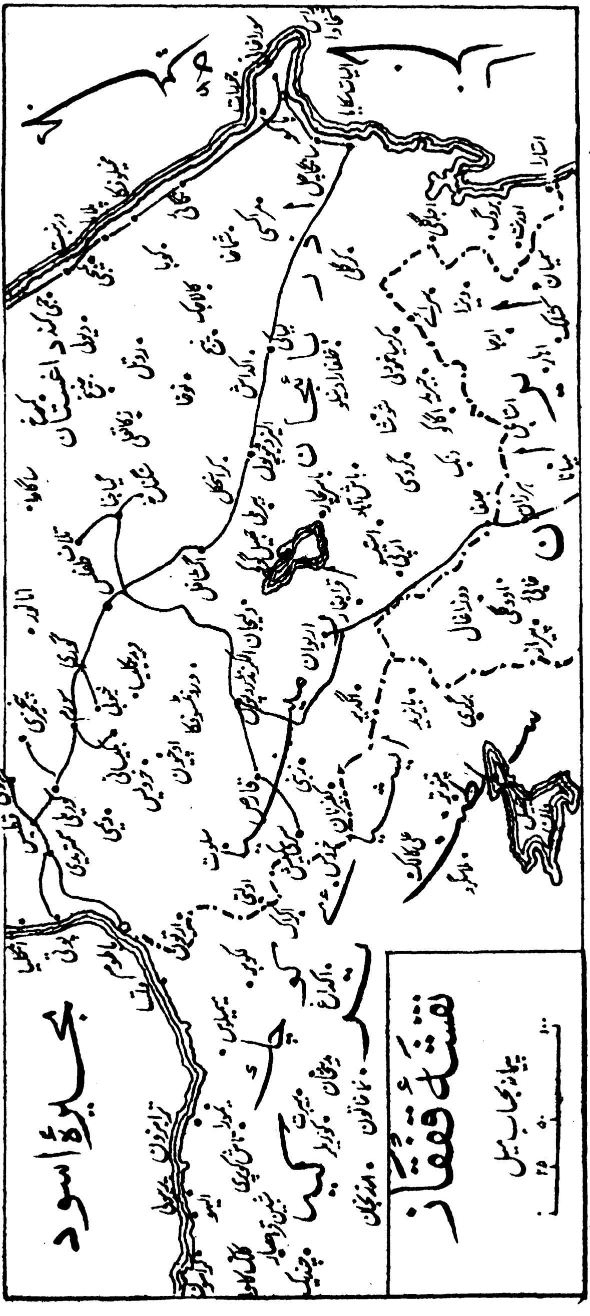

سطح سمندر سے
ایک ہزار فٹ بلند ہے
اور یہ بلندی بڑھتے
بڑھتے کوہ قاف
تک ۳ میل تک
پہنچی ہے جہاں بارہ
ماسی چوٹیاں برف
سے ڈھکی رہتی
ہیں۔ جنوب میں
ڈھلان کی کیفیت
شمال سے قدرے
مختلف ہے جسے
ہم آگے چل کر
بتائینگے۔
جنگِ عظیم سے
پہلے شمالی اور
جنوبی سارے
حصے کا ایک
گورنر جنرل ہوتا تھا

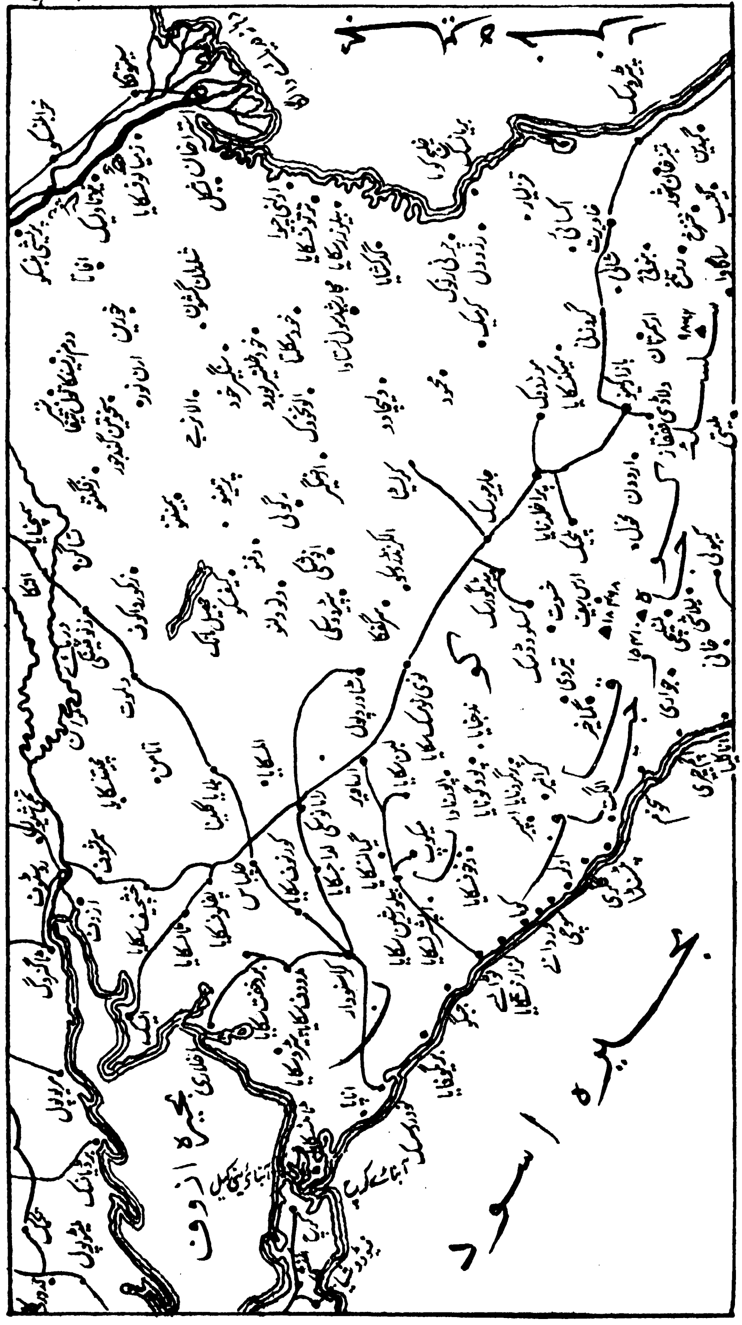
بحیرہ اسود
بحیرہ ازوف

شمالی حصے کا صدر مقام ولاڈی ققفاز (Vladi Kav Ka 3) تھا اور جنوبی طفلس۔ شمالی حصے کا رقبہ ۸۵،۲۹۸ مربع میل اور آبادی ساٹھ لاکھ تھی، جنوبی حصے کا رقبہ ۹۵،۴۰۵ مربع میل اور آبادی ۷۵ لاکھ تھی۔ دونوں حصوں کی شمال سے جنوب تک زیادہ سے زیادہ لمبائی ۷۵۰ میل اور چوڑائی غرب سے شرق تک زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ میل تھی، علاقہ کا زیادہ تر حصہ پہاڑی ہے۔ کوہ قاف خاص میں اوسط بلندی ۱۲۰۰۰ فٹ ہے۔ ان میں البرز چوٹی ۱۸۵۴۰ فٹ اور کازبک ۱۶۵۵۰ فٹ بلند ہے سارے سلسلہ ہائے کوہ قاف میں یہ دونوں چوٹیاں بلند ترین ہیں۔ پوتی اور باطوم (بحیرہ اسود) سے باکو (بحیرہ خزر) تک یہ سلسلہ ہے اور شمالی طرف جنوب کو کم ہوتا ہوا جاتا ہے پھر اور جنوب میں ایک اور سلسلہ کوہ ہے جسے کوہ قاف خورد کہتے ہیں۔ اس کی ڈھلانوں پر بلوط اور دیگر بیش قیمت اور مفید لکڑی کے گھنے جنگل ہیں ان میں اور درمیانی حصے میں کثرت سے زرخیز اور شاداب وادیاں ہیں اور ایک وسیع سطح مرتفع ہے جس پر اناج، روئی اور تماکو ہوتا ہے۔ چار دریا ہیں دو بحیرۂ اسود میں اور دو بحیرہ خزر میں گرتے ہیں۔ آبادی مخلوط ہے جن میں قدیم باشندے بھی ہیں۔ شمالی حصے میں کاسک اور جنوب میں تاتاری ترک بیس لاکھ۔ جارجی ساڑھے تیرہ لاکھ۔ ارمنی ساڑھے بارہ لاکھ اور روسی زائد از دس لاکھ کی تعداد میں آباد ہیں۔ کاسک روسیوں میں سخت ترین جنگجو قوم ہے اور روسی فوج میں ان کا کافی حصہ ہے ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۶ء میں انھوں نے ترکوں سے خوب مقابلہ کیا۔ اگرچہ جنگ عظیم میں بہت سے اتار چڑھاؤ ہوئے پھر بھی روسی فوجیں ایشیائے کوچک میں دور تک پھیل چکی تھیں ۱۹۱۷-۱۸ء کو موسم سرما میں بالشویک روس نے اپنی فوجیں واپس بلالیں اور معاہدہ بریسٹ لٹووسک کی رو سے روس نے قارص، اربوان اور اردہان ترکوں کو واپس دیدیئے۔ لیکن اس سے پہلے ہی باشندگان ماورائے قفقاز نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ ارمنی، جارجی، تاتاری اور روسی باشندوں نے آپس میں اتحاد کر کے حکومت قائم کرلی۔ اور بالشویکوں کے خلاف بہت کچھ اظہار کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ بالشویک سارے روس کے نمایندے جمع کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ جمہوریہ روس کی پناہ میں اس کے ممبر بن گئے۔

اس نئی جمہوریت نے ترکوں سے اعلان جنگ کردیا اور ڈیڑھ لاکھ فوج کھڑی کرلی۔ ارمنی فوج قارص کی حفاظت پر متعین ہوئی۔ جارجی فوج نے باطوم پر قبضہ جمالیا۔ باطوم کی بندرگاہ اس سے پہلے روسی ترکوں کو دے چکے تھے۔ اس متحدہ قومی تحریک میں تاتاری جو ترکوں کے ہمدرد تھے غیر جانبدار رہے اور کچھ عرصہ بعد وہ ان کے طرفدار بن گئے۔ اور جب ۱۴۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۸ء کو جارجی باطوم پر قابض ہوگئے تو انھوں نے باکو میں تحریک شروع کردی۔ جارجی مجبور ہوئے اور انھوں نے ترکوں سے صلح کی گفت وشنید جاری کردی، اس دوران میں ترک اور ارمنی باہم نبرد آزما رہے۔ برلن میں فیصلہ ہوا کہ باطوم اور اس کا ملحقہ ضلع ترکوں کے حوالہ کردیا جائے اور باقی جارجیا میں جمہوریت کا قیام ہو اور اس کا صدر مقام طفلس ہو۔ اس دوران میں روسیوں اور ارمنیوں نے باکو واپس لے لیا۔ لیکن جب وسط ستمبر میں برطانی افواج (جو ایران کی راہ داخل ہوئی تھیں۔) واپس بلالی گئیں تو ترکوں نے اسے دوبارہ لیلیا۔ اس وقت سے لیکر ترکی اور جرمنی کی اتحادیوں کے ساتھ صلح تک کہیں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اب جرمنوں نے کاکیشیا خالی کردیا اور اس انخلاء کے لئے برطانیہ نے دباؤ ڈالا۔ نومبر ۱۹۱۹ء میں برطانیہ نے سلشیا خالی کردیا۔ اور عربوں اور فرانسیسوں کے حوالہ کردیا۔ مختصر یہ کہ اوائل ۱۹۲۰ء میں آرمینا۔ جارجیا اور آذربائیجان کی جمہوری حکومتوں نے تسلیم کرلیا اور یہ آج کی تاریخ تک موجود ہیں۔ اب جنگ کی رُوان کی طرف بڑھ رہی ہے اور یہ وہ علاقہ ہے جہاں روسی اور برطانی افواج کا اجتماع عظیم ہونے کا یقین ہے۔

کوہ قاف کے دونوں جانب یعنی شمال وجنوب میں آب وہوا اور پیداوار کی خاص مناسبت ہے۔ تقریباً ہر پیداوار بافراط ہوتی ہے گیہوں۔ جوار۔ جو۔ روئی، تماکو اور چا، خاص پیداوار ہیں۔ میوے بھی بکثرت ہوتے ہیں۔ مویشی بھی زیادہ ہیں ان کے لئے چراگاہیں بیشمار ہیں۔ تیل زیادہ مقدار میں آذربائیجان کے علاقہ سے نکلتا ہے۔ اور ریل کی پٹری کے ساتھ ساتھ باکو سے باطوم تک ایک پائپ لائن جاتی ہے۔

۳۲۳ء سے عیسائیت سرکاری مذہب چلا آتا ہے۔ باشندے عام طور پر محنتی اور جنگجو ہیں۔

انھوں نے ترکوں کو کبھی آرام سے بیٹھنے نہیں دیا اور یہ تینوں جمہوریتیں جب ترکوں کی غلام تھیں تو سارے یورپ کو ان کا غم ستاتا رہتا تھا۔ ان کے علاقہ پر عرب، ترک، ایرانی وغیرہ قابض رہ چکے ہیں جس کی تاریخ بہت طویل ہے۔ یہ سارا علاقہ زرعی ہے۔

کوہِ قاف کو ریلوے سے عبور کسی جگہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس میں صرف دو مقام ایسے ہیں جہاں سے ہر قسم کی آمدورفت ہوسکتی ہے ورنہ ہر جگہ ناقابلِ گذر ہے۔ بحیرۂ خزر میں جہاز رانی ہوتی ہے اور باکو سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ اور تیل کی درآمد زیادہ ہے اس کی آبادی دو لاکھ ہے۔ طفلس قدیم شہر ہے ۱۹۱۸ء سے یہاں یونیورسٹی قائم ہے ہمیشہ سے صدر مقام رہا ہے۔ ریلوے جنکشن اور تجارتی مرکز ہے آبادی ساڑھے تین لاکھ ہے۔ باطوم کی بندرگاہ آزاد بندرگاہ ہے۔ دوسرے مشہور مقام قطیس، سخوم، الیساوٹپول نوورو سسک، اریوان اور قارص ہیں۔

ایران میں تبریز تک جو ریلوے لائن ہے وہ روسیوں نے بنائی تھی مگر جنگِ عظیم کے بعد انھوں نے ایران کو دیدی تھی۔ بحیرہ اسود کا روسی بیڑہ غالباً قفقاز کی پوتی اور باطوم کی بندرگاہوں میں ہے۔ نقشہ میں ہم نے قصداً صرف دو دریا دکھائے ہیں اور زیادہ تفصیل سے اس لئے گریز کیا ہے کہ گنجان ہونے کے باعث ناظرین کو مقاموں کی تلاش میں دقت نہ ہو۔